السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ایک نواجون پانچوں ارکان اسلام بجالاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بتلائے ہیں لیکن بعض گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے۔ یعنی واجبات اور منہیات اکٹھے کرلیتا ہے تو اس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر سے کیا حکم ہے؟ ساری۔ غ۔ القصیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ لہٰذا ہر کافر اور گنہ گار کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے حضور سچی توبہ کرے اور وہ یہ ہے کہ گزشتہ کفر یا گناہوں پر نادم ہو، اللہ سے کر لے۔ جب بندہ ایسی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ برائیاں مٹا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(اور اے مومنو! تم سب اللہ کے ہاں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ '' (النور: ۳۱ ''

نیز فرمایا:

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ

(اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھی راہ پر چلے، اس کو میں بخش دینے والا ہوں '' (طہٰ: ۸۲ ''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِإسلامُ یَهدِمُ ما کان قبلہ، والتَّوبۃ تهدِمُ ماکان قبلها))

''اسلام اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم دیتا ہے اور توبہ اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم کردیتی ہے''

اور مسلم کے حق میں توبہ مکمل یوں ہوگی کہ جس کی کوئی چیز غصب کی ہو اسے واپس کرے۔ یا اسے اس کا کفارہ ادا کرے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((مَن کان عندہ لأخیهِ مَظلَمۃ فلیتحلّلہ الیومَ، قبلَ ألّا یکون دینارٌ ولا درهمٌ إن کان لہ عملٌ صالحٌ أخذ من حسناتہ بقدر مَظلَمتِہ، فإن لَم یکن لہ حَسَناتٌ أخذ من سَیِّئاتِ صاحبہ فحُمِلَ عَلَیہ۔))

جس شخص کے پاس اپنے بھائی کی کوئی غصب کردہ چیز وہ اس دن سے پہلے اس کا کفارہ ادا کردے جس دن نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم۔ اگر اس کے اعمال صالح ہوں گے تو اس کے مظالم جتنی نیکیاں لے کر حقدار کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو حقدار کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی''

اسے بخاری نے روایت کیا اور اس معنیٰ کی آیات واحادیث بہت ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 41

محدث فتویٰ